153109 ـ ورم كى بنا پر سارا ماه خون آتا ہے رمضان كے روزے كيسے ركھے ؟

سوال

ميرى والده كى عمر اكياون برس ہے اور ورم ہونے كى بنا پر انہيں سارا ماه ہى خون آتا رہتا ہے، كيا وه اس حالت ميں نماز روزه كى پابندى كريں گى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

عورت كى سن اياس يعنى كس عمر ميں عورت كو ماہوارى آنے كى اميد ختم ہو جاتى ہے علماء كرام كے ہاں اختلاف پايا جاتا ہے، بعض علماء پچاس برس كہتے ہيں اور بعض نے ساٹھ برس كہا ہے، ليكن صحيح يہ ہے كہ اس كى كوئى حد نہيں بلكہ عورتوں ميں يہ مختلف عمر ميں ہوتا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ الله كہتے ہيں:

" اس سلسلہ ميں عورتيں مختلف ہيں: بعض عورتيں جلد نااميد ہو جاتى ہيں، اور بعض كو ساٹھ يا ستر برس كى عمر سے بھى زائد عمر تك حيض آتا رہتا ہے، اس ليے جب عورت كو ماہوارى آئے تو وه حائضہ شمار ہوگى چاہے جس حالت اور عمر ميں ہو.

كيونكہ الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وه عورتيں جوحيض سے نا اميد ہو چكى ہوں .

يہاں الله سبحانہ و تعالى نے كسى معين عمر كى تحديد نہيں فرمائى، اس ليے عورتوں ميں مختلف ہوتى ہے.

خلاصہ يہ ہے كہ حيض كا خون گندگى ہے جيسا كہ الله سبحانہ و تعالى نے بيان كيا ہے، اس ليےجب بھى حيض كا خون آئے تو عورت پر جو لازم ہے اس كى ادائيگى واجب ہوگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى نور على الدرب ابن عثيمين (12 / 123).

اس ليے جب آپ كى والده عمر كى اس حد تك پہنچ چكى ہوں جس ميں حيض منقطع ہو جاتا ہے اور پھر انہيں يہ بيمارى لاحق ہوئى ہو تو يہ حيض كا خون نہيں ہوگا، اس ليے وه لنگوٹ وغيره باندھے اور خون دھو كر ہر نماز كے

لیے وضوء کرکے نماز ادا کرے.

اور اگر یہ بیماری اسے نا امیدی کی عمر کو پہنچنے سے قبل لگی ہو تو اسے اپنی ماہواری کے ایام شمار کر کے ان ایام میں نماز روزہ چھوڑنا ہوگا، اور جب عادت کے مطابق دن ختم ہو جائیں تو وہ غسل کر کے نماز روزہ کی پابندی کریگی چاہے خون آتا بھی رہے، کیونکہ یہ حیض کا خون نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" مسلسل خون آنا اور مستقل رہنا ایك بیماری ہے جب وہ نماز ادا کرنا چاہے تو استنجاء کرکے وضوء کرے اور لنگوٹ باندھ لے تا کہ خون باہر نہ آئے اور لباس خراب نہ کرے، اور نماز ادا کر لے، اسے ہر نماز کے وقت ایسا کرنا ہوگا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا تھا:

" تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃالدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (4 / 259).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك چھپن برس کی عورت کی پچاس برس کی عمر سے ماہواری بدنظمی کا شکار ہے، اب اسے مہینہ میں دو یا تین بار خون آنے لگا ہے، اور بعض اوقات نو دن تك آتا رہتا ہے، اور یہ خون حیض کے خون کی صفات جیسا ہے، اور وہ ایك بار آ کر دوسری بار آنے کےدرمیان طہر یعنی پاکی نہیں دیکھتی جب بھی خون آتا وہ نماز روزہ چھوڑ دیتی، لیکن پھر علم ہوا کہ اس کے رحم میں ورم ہے.

اور ڈاکٹر نے بتایا کہ یہی ورم خون آنے کا سبب ہے، یہ بتائیں کہ اس عورت کی نماز روزہ اور جماع کے متعلق کیا حالت ہو گی، اور جو برس بیت گئے ہیں ان کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب ڈاکٹر حضرات یہ فیصلہ کریں کہ آنے والا خون زخم کا تھا تو یہ عورت پاك ہے وہ نماز روزہ کی پابندی کریگی، اور اگر واضح نہ ہو تو اس عورت کا حکم استحاضہ والی عورت کا ہوگا، وہ اپنی ماہواری کی عادت کے ایام ہر ماہ نماز روزہ چھوڑے گی اور پھر غسل کر کے نماز روزہ کی ادائیگی کریگی اور خاوند ہم بستری بھی کر سکتا ہے چاہے اسے خون آتا بھی رہے.

رہے بیتے ہوئے برس تو اس کے بارہ میں اس عورت پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورتوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

دیکھیں: ثمرات التدوین (25).

واللہ اعلم .